Studybeesofficial

*Where Minds Pollinate*

# Urdu Writing Skils

# خط

for

## SSC-II, HSSC-II

**Follow Our Socials**

studybeesofficial

studybeesofficialpak

studybeesofficialpak

CamScanner

# خط

تاریخ: ____

امتحانی مرکز
شہر ا-ب-ج
۱۹ نومبر، ۲۰۲۴

محترم والد صاحب!

السلام علیکم!

والسلام
آپ کا بیٹا
ل-م-ن

studybeesofficial

CamScanner

۱۔ دوست کے نام، امتحان میں کامیابی پر

امتحانی مرکز

۱۲/جولائی ۲۰۲۴ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

امید کرتا ہوں کہ تم خیریت سے ہو گے اور تمھاری صحت بھی اچھی ہو گی۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تم نے امتحان میں بہترین کارکردگی دکھائی اور شاندار کامیابی حاصل کی۔ جب مجھے یہ خبر ملی تو دل خوشی سے بھر گیا اور میں نے فوراً سوچا کہ تمھیں خط لکھ کر اپنی خوشی کا اظہار کروں۔

مجھے یاد ہے جب ہم نے ساتھ مل کر پڑھائی کی تھی اور کتنی محنت کی تھی۔ تم ہمیشہ محنتی اور لگن والے طالب علم رہے ہو اور آج تمھاری یہ محنت رنگ لے آئی ہے۔ امتحانات کی تیاری کا جو دور تھا، اس میں تمھاری کوششیں، راتوں کو جاگنا اور دن رات ایک کرنا سب کچھ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ تمھاری کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ جو شخص محنت کرتا ہے، وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ تمھاری اس کامیابی پر تمھارے والدین کو بھی بے حد فخر ہو گا۔ انھوں نے بھی ہمیشہ تمھاری مدد کی، تمھارے لیے دعائیں کیں اور ہر ممکن سہولت فراہم کی تاکہ تم اپنی تعلیم پر پوری توجہ دے سکو۔ ان کا فخر اور خوشی یقیناً دیدنی ہو گی۔

اب جب کہ تم نے ایک اہم سنگِ میل عبور کر لیا ہے، مجھے یقین ہے کہ تمھارے سامنے نئے مواقع اور چیلنجز ہوں گے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ تم ان سب کا سامنا پوری خوداعتمادی اور محنت سے کرو گے۔ تمھارے اندر وہ صلاحیتیں موجود ہیں جو تمھیں مزید کامیابیاں دلائیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کامیابی تمھاری زندگی میں ایک نیا باب کھولے گی اور تمھیں مزید آگے بڑھنے کی ترغیب دے گی۔ بقول حالی:

مشقت کی ذلت جنھوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی

تعلیم کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کی قدر کرنا تمھارے جیسے طالب علموں کے لیے بہت ضروری ہے۔ تعلیم نہ صرف ہمیں علم دیتی ہے بلکہ ہماری شخصیت کو بھی نکھارتی ہے اور ہمیں ایک بہتر انسان بننے میں مدد دیتی ہے۔ تمھاری اس کامیابی نے ہمیں بھی یہ سکھایا کہ علم حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا اور محنت کرنا کتنا ضروری ہے۔ مجھے امید ہے کہ تمھاری یہ کامیابی دیگر دوستوں کے لیے بھی تحریک بنے گی اور وہ بھی تمھاری طرح محنت کریں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ہمیشہ کامیابیاں عطا کرے اور تمھارے تمام خواب پورے ہوں۔ تمھاری یہ کامیابی صرف تمھاری نہیں بلکہ ہم سب کی کامیابی ہے۔

آخر میں، میں ایک بار پھر تمھیں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں اور تمھارے روشن مستقبل کے لیے دعا گو ہوں۔ اللہ تمھیں ہمیشہ خوش رکھے اور تمھارے ہر قدم پر کامیابیاں عطا کرے، والسلام!

تمھارا دوست

الف، ب، ج

۲۔ چھوٹے بھائی کے نام، ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے

امتحانی مرکز

۱۵/ستمبر ۲۰۲۴ء

عزیزم!

السلام علیکم!

کل آپ کا خط ملا، جس سے گھر کے حالات معلوم ہوئے، اطمینان ہوا کہ آپ سب خیریت سے ہیں۔ مجھے یہ پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی کہ آپ نے سکول کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ کے ساتھ ہماری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں اور ہماری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائی دے، آمین۔

میں آپ سے کہوں گا کہ ہمارے ہاں اکثر سکولوں اور کالجوں میں ہم نصابی سرگرمیاں منعقد کی جاتی ہیں۔ جس کا مقصد طلبہ میں اظہار و بیان کی جھجک دور کرنا اور انھیں اس قابل بنانا ہوتا ہے کہ وہ عملی زندگی میں اپنے خیالات اور احساسات کو موزوں انداز میں بیان کر سکیں۔

یاد رکھیں کہ یہ خوبیاں زندگی میں بہت کام آتی ہیں۔ جو انسان اپنے خیالات، احساسات اور جذبات کو موزوں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا، وہ دوسروں کی رہنمائی بھی نہیں کر سکتا۔ وہ آگے بڑھنے کے مواقع بھی کھو دیتا ہے۔ اللہ کا کلام احسن البیان ہے اور سیدھا دل میں اتر جاتا ہے۔ یہی خوبی اللہ سبحان و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھی دی ہے۔ بس کسی میں یہ خوبی زیادہ اور کسی میں کم ہے۔ لیکن محض خوبی ہونا ہی کافی نہیں بلکہ اسے مشق کے ذریعے نکھارنا ہماری محنت پر منحصر ہے۔ اور ہم نصابی سرگرمیاں ہمیں یہ موقع فراہم کرتی ہیں کہ ہم اپنی ان صلاحیتوں کو نکھار سکیں۔ یاد رکھیں:

مشقت کی ذلت جنھوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی

مجھے پتا چلا ہے کہ آپ کو تقریر کرنے میں دلچسپی ہے۔ اس حوالے سے کچھ باتیں ذہن میں رکھیے۔ تقریر کے لئے تیاری ضروری ہے۔ بغیر تیاری کے تقریر ایک ایسی تلوار ہے جس کی دھار نہیں ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم بغیر تیاری کے تقریر کرتے ہیں، وہ غلط کہتے ہیں۔ تقریر کے لئے خیالات کی ترتیب، الفاظ کی سادگی اور جسمانی حرکات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ خیالات کے مطابق الفاظ اور انداز میں اتار چڑھاؤ اس کا حسن ہے۔ سیف الدین سیف نے کہا تھا:

سیفؔ اندازِ بیاں رنگ بدل دیتا ہے
ورنہ دنیا میں کوئی بات نئی بات نہیں

یہ صرف چند ہدایات ہیں۔ امید ہے کہ آپ انھیں مدنظر رکھیں گے۔ پھر کبھی تفصیل کے ساتھ بتاؤں گا کہ وہ کون سے امور ہوتے ہیں جن سے تقریر میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اپنا خیال رکھیے گا اور میری طرف سے گھر والوں کو سلام اور ننھے حامد کو پیار دیجیے گا، والسلام!

آپ کا بھائی
الف۔ب۔ج

۳۔ دوست کے نام، زندگی کے نصب العین کے بارے میں

امتحانی مرکز
۲۲/جنوری ۲۰۲۴ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

امید ہے کہ تم خیریت سے ہوگے اور اللہ کی رحمتوں کے سائے میں زندگی گزار رہے ہوگے۔ آج میں تمھیں ایک اہم بات بتانے کے لیے یہ خط لکھ رہا ہوں جو میری زندگی میں ایک بڑی تبدیلی کا باعث بنی۔

تمھیں معلوم ہے کہ میں نے سافٹ ویئر انجینئرنگ میں تعلیم حاصل کی ہے اور الحمدللہ، اس میدان میں ایک کامیاب اور مستحکم پیشہ ورانہ زندگی گزار رہا ہوں۔ دنیاوی لحاظ سے میں نے وہ سب کچھ حاصل کیا جس کا خواب دیکھتا تھا، لیکن پھر بھی میرے دل میں ایک خلا سا محسوس ہوتا تھا، جیسے کچھ کمی سی ہو۔

کچھ عرصہ پہلے، میں نے زندگی کے اصل مقصد کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا شروع کیا۔ میں نے محسوس کیا کہ دنیاوی کامیابیاں اور مالی استحکام صرف عارضی خوشیاں دیتے ہیں۔ اصل سکون اور اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے اور سچی خوشی اس کے دین یا اس کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے میں ہے۔ یہ سمجھنے کے بعد، میں نے اپنی زندگی کا نصب العین بدلنے کا فیصلہ کیا۔ اب میری زندگی کا مقصد لوگوں کو حق کی طرف بلانا ہے۔

میں نے دین کی دعوت کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا ہے۔ مجھے یہ احساس ہوا کہ ہمارا اصل مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا اور آخرت کی تیاری کرنا ہے۔ دنیاوی زندگی فانی ہے اور ہمیں یہاں صرف امتحان کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اصل کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے۔ میں نے سوچا کہ اپنی سافٹ ویئر انجینئرنگ کی مہارتوں کو دین کی خدمت کے لیے کیسے استعمال کر سکتا ہوں۔ میں اسلامی تعلیمات پر مبنی ایپس اور ویب سائٹس بنانا چاہتا ہوں۔ دینی موضوعات پر معلومات فراہم کرنا اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے دین کی تبلیغ کرنا، یہ سب میرے اس نصب العین کا حصہ بن چکے ہیں۔

دوست! میں تمھیں بھی دعوت دیتا ہوں کہ تم بھی اپنی زندگی کے مقصد پر غور کرو۔ پروفیشنل کامیابیاں اہم ہیں، لیکن اصل سکون، اطمینان اور کامیابی دین کی خدمت میں ہے۔ اپنے پیشہ ورانہ کیریئر کو اللہ کی رضا کے لیے استعمال کرو۔ اپنے دفتر میں، اپنے دوستوں میں اور جہاں بھی تمھاری رسائی ہو، وہاں دین کی بات کرو۔ لوگوں کو اللہ کی بندگی کی طرف بلاؤ۔ آج کل کے دور میں اس کی بہت ضرورت ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ فتنے ہر طرف پھیل چکے ہیں اور لوگ صراط

مستقیم سے دور ہو رہے ہیں۔ یہی وقت ہے، خود بھی جم جانے کا اور دوسروں کو بھی سہارا دینے کا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگی کے اصل مقصد کو پہچاننے کی توفیق دے۔ آمین۔

اپنا خیال رکھنا اور اپنے گھر والوں کو میرا سلام کہنا، والسلام!

تمھارا دوست

الف، ب، ج

۴۔ چچا کے نام، تحفہ ملنے کا شکریہ

امتحانی مرکز

۰۵/فروری ۲۰۲۴ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سائے میں زندگی گزار رہے ہوں گے۔ میں نے کچھ دن پہلے آپ کا بھیجا ہوا خوبصورت گھڑی کا تحفہ وصول کیا اور اب اس خوشی کا اظہار کرنے کے لیے الفاظ تلاش کر رہا ہوں۔ آپ کا یہ تحفہ نہ صرف میری پسند کے عین مطابق ہے بلکہ اس نے مجھے آپ کی محبت کا احساس بھی دلایا ہے۔

چچا جان! گھڑی کا تحفہ میرے لیے بہت خاص ہے۔ یہ نہ صرف وقت کی پابندی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے بلکہ اس میں آپ کی محبت اور دعاؤں کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ جب بھی میں اس گھڑی کو دیکھتا ہوں، مجھے آپ کی شفقت اور محبت یاد آتی ہے۔ وقت کے ہر پل کو قیمتی بنانے کا احساس دلانے والی یہ گھڑی میرے لیے ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔

آپ نے ہمیشہ میری زندگی کے اہم لمحات میں میرا ساتھ دیا ہے اور آپ کی نصیحتیں اور دعائیں میری راہنمائی کرتی رہی ہیں۔ یہ گھڑی بھی ایک ایسی نصیحت کی طرح ہے جو مجھے وقت کی قدر اور اس کی پابندی کی اہمیت کو سمجھاتی ہے۔ آپ نے ہمیشہ مجھے محنت اور ایمان داری کے ساتھ آگے بڑھنے کی تلقین کی ہے اور یہ تحفہ بھی اسی تسلسل کی ایک کڑی ہے۔

مجھے یاد ہے جب میں بچپن میں آپ کے پاس بیٹھ کر وقت کے بارے میں سوالات کیا کرتا تھا اور آپ بڑی محبت سے میرے ہر سوال کا جواب دیتے تھے۔ آپ کی وہ باتیں اور نصیحتیں آج بھی میرے ذہن میں تازہ ہیں اور میری رہنمائی کرتی ہیں۔ آپ کا دیا ہوا یہ تحفہ ان یادوں کو اور بھی زیادہ تازہ کر دیتا ہے۔

آپ کی محبت اور خلوص کے اس تحفے نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور صحت و سلامتی عطا فرمائے۔ آپ کا یہ تحفہ ہمیشہ میرے دل کے قریب رہے گا اور مجھے وقت کی پابندی اور اس کی قدر کرنے کی یاد دلاتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی کامیابیاں عطا فرمائے اور آپ کی زندگی میں خوشیوں کا نزول ہو۔

آپ کی محبت اور شفقت ہمیشہ میرے ساتھ رہی ہے اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے، والسلام!

آپ کا بھتیجا

الف، ب، ج

۵۔ والد کے نام، تفریحی مقام کی سیر کا احوال

امتحانی مرکز

۰۵/فروری ۲۰۲۴ء

محترم ابا جان!

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور آپ کی صحت بھی اچھی ہوگی۔ میں یہاں خیریت سے ہوں اور آپ کو اپنی ایک حالیہ سیر کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ چند دن پہلے ہوسٹل کے سب دوستوں نے کھرات کے تفریحی مقام کی سیر کا منصوبہ بنایا۔ یہ تجربہ بہت دلچسپ اور یادگار رہا۔

ہم نے صبح سویرے سفر کا آغاز کیا۔ سب دوست بہت پرجوش تھے۔ راستے میں ہم نے بہت سی خوب صورت مناظر دیکھے، سرسبز وادیاں، بلند و بالا پہاڑ اور صاف شفاف جھیلیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو موسم بھی بہت خوش گوار تھا اور ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ سب سے پہلے ہم نے وہاں موجود قدرتی جھیل کی سیر کی۔ پانی اتنا صاف تھا کہ نیچے کی تہ تک دیکھ سکتے تھے۔ ہم نے وہاں کشتی رانی کی۔ اس کے بعد ہم نے ایک پہاڑی پر چڑھنے کا فیصلہ کیا۔ چڑھائی کچھ مشکل تھی لیکن سب نے مل کر ایک دوسرے کی مدد کی اور ہم کامیابی سے پہاڑی کی چوٹی تک پہنچ گئے۔ وہاں سے نیچے کا منظر بہت دل کش تھا، پوری وادی کا نظارہ قابل دید تھا۔ یہاں مجھے اقبال کا وہ شعر یاد آتا رہا:

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

دوپہر کا کھانا ہم نے ایک خوب صورت باغ میں بیٹھ کر کھایا۔ وہاں کے پھولوں کی خوشبو اور پرندوں کی چہچہاہٹ نے ماحول کو اور بھی خوش گوار بنا دیا تھا۔ کھانے کے بعد ہم نے کچھ دیر آرام کیا اور پھر وہاں موجود دوسری تفریحی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ شام کے وقت ہم نے وہاں کے ایک مشہور ریسٹورنٹ میں چائے پی اور کچھ مقامی کھانوں کا مزہ لیا۔ واپس آتے ہوئے ہم نے راستے میں ایک چھوٹا سا گاؤں دیکھا اور وہاں کے لوگوں سے بھی ملاقات کی۔ ان کی سادگی اور مہمان نوازی نے ہمیں بہت متاثر کیا۔

یہ سیر نہ صرف تفریحی تھی بلکہ ہمیں بہت سی نئی چیزیں سیکھنے کا موقع بھی ملا۔ قدرت کی خوب صورتی کا نظارہ کرنے کا جو موقع ملا، وہ یقیناً بہت قیمتی تھا۔ میں نے بہت سی تصاویر بھی کھینچی ہیں جو میں آپ کو واپس آکر ضرور دکھاؤں گا۔ یہاں کی سیر نے مجھے بہت سی خوش گوار یادیں دی ہیں جو میں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ آپ کو بھی یہاں آکر دیکھنے کا موقع ملے تو ضرور آئیں، یقیناً آپ کو بھی یہ جگہ بہت پسند آئے گی۔

آخر میں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور صحت مند رکھے۔ آپ کی دعائیں ہمیشہ میرے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ ان کے لیے آپ کا شکر گزار رہوں گا۔ والسلام!

آپ کا بیٹا

الف، ب، ج

۲۔ دوست کے نام، اس کی والدہ کی وفات پر تعزیت کا خط

امتحانی مرکز

۰۵/فروری ۲۰۲۴ء

عزیز دوست!

السلام علیکم!

مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ خط لکھنا پڑ رہا ہے۔ چند دن پہلے مجھے یہ دل خراش خبر ملی کہ آپ کی والدہ محترمہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر سن کر میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا۔ میں آپ کے غم میں برابر کا شریک ہوں۔ آپ کے اس دکھ بھرے وقت میں میرا دل آپ کے ساتھ ہے اور میں آپ کے لیے دعا گو ہوں۔

والدہ کی محبت اور ان کی موجودگی کا نعم البدل دنیا میں کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ ان کا سایہ سر سے اٹھ جانا ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور اس دکھ کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کافی نہیں ہیں۔ آپ کی والدہ ایک بہت ہی محبت کرنے والی اور شفیق خاتون تھیں۔ ان کی دعائیں اور محبت ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گی۔ انھوں نے نہ صرف آپ کو بلکہ ہم سب کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھا۔

مجھے یاد ہے جب ہم بچپن میں ساتھ کھیلتے تھے اور آپ کی والدہ ہمیں کیسے دعائیں دیتی تھیں۔ ان کی مسکراہٹ اور شفقت بھری باتیں ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گی۔ ان کی محبت اور تربیت نے آپ کو جو مضبوط اور بااخلاق انسان بنایا ہے، وہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ ان کی زندگی کی مثال ہمیشہ ہمارے لیے مشعلِ راہ رہے گی۔

میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ کے لیے یہ بہت مشکل وقت ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے ہم بے بس ہیں۔ میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس غم کی گھڑی میں آپ اکیلے نہیں ہیں۔ میں اور ہمارے تمام دوست آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے غم کو بانٹنے کے لیے تیار ہیں۔ اگر آپ کو کسی بھی مدد کی ضرورت ہو یا کسی بات کی ضرورت ہو، تو بلا جھجک مجھے بتائیں۔

CamScanner

یاد رکھیں کہ آپ کی والدہ کی محبت اور دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گی۔ ان کی جدائی کا غم بہت بڑا ہے، لیکن ان کی یادیں اور ان کی دی ہوئی تربیت ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اس غم کو برداشت کرنے کی قوت دے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے۔

آخر میں، میں ایک بار پھر آپ سے دلی تعزیت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس مشکل وقت میں صبر اور حوصلہ دے۔ آپ کا دوست ہونے کے ناطے میں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کو اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، والسلام!

آپ کا دوست

الف، ب، ج

۷۔ والد کے نام، ہوسٹل کی زندگی کے بارے میں

امتحانی مرکز

۱۲/مارچ ۲۰۲۴ء

محترم ابا جان!

السلام علیکم!

امید کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں یہاں ہوسٹل میں بالکل ٹھیک ہوں اور اپنی تعلیم پر پوری توجہ دے رہا ہوں۔ آپ کو اپنی ہوسٹل کی زندگی کے بارے میں تفصیل سے بتانا چاہتا ہوں کیوں کہ یہاں کا تجربہ واقعی دلچسپ ہے۔

ہوسٹل کی زندگی ایک نئی دنیا کی طرح ہے جہاں ہر دن نیا تجربہ ہوتا ہے۔ یہاں پر میں نے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے دوست بنائے ہیں۔ ان دوستوں کے ساتھ مل کر مختلف ثقافتوں کو جاننے اور سمجھنے کا موقع مل رہا ہے۔ سب کا رہن سہن، بول چال اور خیالات مختلف ہیں، جس سے میری سمجھ بوجھ میں اضافہ ہو رہا ہے اور میں لوگوں کے مختلف رویوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

ہوسٹل میں نظم و ضبط کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ وقت پر کھانا، پڑھائی اور آرام سب کچھ ایک مقررہ شیڈول کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ نظام ہماری زندگی کو منظم بنانے میں مدد کرتا ہے۔ صبح سویرے اٹھ کر نماز اور ورزش کے بعد ناشتے کا وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم سب اپنے کمروں میں پڑھائی کرتے ہیں اور شام کو کھیل کود یا لائبریری میں وقت گزارتے ہیں۔

کھانے کا بندوبست بھی اچھا ہے۔ ہوسٹل کا کھانا سادہ مگر صحت مند ہوتا ہے۔ کچن کے عملے کی کوشش ہوتی ہے کہ ہمیں متوازن غذا ملے تاکہ ہماری صحت برقرار رہے۔ کبھی کبھار دوستوں کے ساتھ باہر کھانے کا بھی پروگرام بن جاتا ہے، جس سے تھوڑی تبدیلی محسوس ہوتی ہے اور ہم سب لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ہوسٹل میں پڑھائی کا ماحول بھی بہت عمدہ ہے۔ سبھی طلباء اپنے کمروں میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں اور اگر کسی کو کسی مضمون میں مشکل پیش آئے تو ہم سب مل کر اس کی مدد کرتے ہیں۔ لائبریری بھی بہت شاندار ہے، جہاں ہر وقت کسی نہ کسی کتاب میں غرق رہتا ہوں۔ یہاں کے اساتذہ بھی بہت مددگار ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں بہتر سے بہتر تعلیم ملے۔

ہوسٹل کی زندگی میں تفریحی سرگرمیاں بھی شامل ہیں۔ کبھی کبھار ہم سب مل کر فلم دیکھتے ہیں یا کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہاں کی تفریحی سرگرمیاں ہمیں ریلیکس کرنے اور اپنی توانائی کو دوبارہ بحال کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ پھر بھی، گھر کی یاد بہت آتی ہے۔ آپ سب کی یاد بہت ستاتی ہے، خاص طور پر امی کے ہاتھ کے کھانے اور آپ کے ساتھ گزارے ہوئے وقت کی۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ سب میرے مستقبل کے لیے بہت اہم ہے اور آپ سب کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔

آپ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں اور سب گھر والوں کو میرا سلام کہیں۔ خط کے جواب کا انتظار رہے گا، والسلام!

آپ کا بیٹا

الف، ب، ج

۸۔ دوست کے نام، امتحان میں ناکامی پر تسلی دینے کے لیے

امتحانی مرکز

۱۰/اگست ۲۰۲۴ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

امید کرتا ہوں کہ تم خیریت سے ہو گے۔ جب مجھے یہ خبر ملی کہ تمھیں امتحانات میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، تو دل بہت دکھی ہوا۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ وقت تمھارے لیے کتنا مشکل ہوگا اور تم کس قدر مایوس ہو گے۔ میں تمھیں یہ خط لکھ کر تسلی دینا چاہتا ہوں اور یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ زندگی میں ہار جیت سب کچھ ممکن ہے، بس ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔

سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ناکامی ایک وقتی حالت ہوتی ہے اور یہ ہمیں آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ ہر کامیاب شخص کی زندگی میں ناکامیوں کا دور ضرور آتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم ان ناکامیوں سے سبق سیکھیں اور اپنی کمزوریوں کو پہچان کر انھیں دور کریں۔ تم ایک محنتی اور باصلاحیت انسان ہو اور میں جانتا ہوں کہ تم ان مشکلات کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو۔

ناکامی کبھی بھی مستقل نہیں ہوتی۔ یہ زندگی کا ایک حصہ ہے اور ہمیں مضبوط بناتی ہے۔ یہ ہمیں مزید محنت کرنے پر اکساتی ہے۔ تمھاری محنت اور لگن کبھی ضائع نہیں جائے گی۔ یہ وقت بھی گزر جائے گا اور تم ایک بار پھر اپنی محنت سے کامیابی حاصل کر لو گے۔ مجھے یاد ہے جب ہم بچپن میں کھیلتے تھے اور کسی کھیل میں ہار جاتے تھے تو تم ہمیشہ کہتے تھے کہ "اگلی بار میں بہتر کروں گا"۔ یہی جذبہ اب بھی اپنانا چاہیے۔ ہر ناکامی ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم نے کہاں غلطی کی اور ہمیں کس چیز کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

یاد رکھو کہ زندگی کے راستے میں بہت سے موڑ آتے ہیں۔ ہر ناکامی ایک نئے آغاز کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ تمھیں اپنے آپ پر اور اپنی صلاحیتوں پر اعتماد رکھنا چاہیے۔ یہ تو صرف ایک امتحان تھا اور زندگی میں اس سے بھی بڑے امتحانات آئیں گے جن کا سامنا ہمیں ہمت اور حوصلے سے کرنا ہوگا۔ تمھارا دوست ہونے کے ناطے، میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں۔ اگر تمھیں کسی بھی قسم کی مدد کی ضرورت ہو، چاہے وہ تعلیمی ہو یا جذباتی، تو مجھے بلا جھجک بتانا۔ ہم مل کر اس مشکل وقت کا سامنا کریں گے اور اگلے امتحانات کے لیے بہتر تیاری کریں گے۔

آخری بات، اپنے آپ کو کبھی کمزور مت سمجھو۔ تم ایک ہونہار اور محنتی انسان ہو اور میں جانتا ہوں کہ تم جلد ہی دوبارہ اپنی محنت سے کامیابی حاصل کر لو گے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھو اور اپنی کوششیں جاری رکھو۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ہمت اور صبر عطا فرمائے اور آئندہ کے امتحانات میں کامیاب کرے، والسلام!

تمھارا دوست

الف، ب، ج

۹۔ اخبار کے مدیر کے نام، ٹریفک کے بڑھتے ہوئے حادثات اور دیگر مسائل پر اظہارِ خیال

امتحانی مرکز

۱۰/اگست ۲۰۲۴ء

محترم مدیر! روزنامہ "نوائے وقت"، لاہور

السلام علیکم!

میں آپ کے اخبار کا مستقل قاری ہوں اور ہمیشہ آپ کے مضامین سے بہت کچھ سیکھتا ہوں۔ آج، میں آپ کی توجہ شہر میں بڑھتے ہوئے ٹریفک کے حادثات اور دیگر مسائل کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

ہمارے شہر میں ٹریفک حادثات کی شرح میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ صورت حال نہ صرف لوگوں کی زندگیوں کے لیے خطرناک ہے بلکہ شہر کی ترقی پر بھی منفی اثر ڈال رہی ہے۔ کئی حادثات کی بنیادی وجہ تیز رفتاری، ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی اور سڑکوں کی خراب حالت ہے۔ لوگ اکثر ٹریفک سگنلز کی پروا نہیں کرتے اور اپنی جان کے ساتھ ساتھ دوسروں کی جان کو بھی خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔

ایک اور بڑا مسئلہ جو ٹریفک حادثات کی وجہ بن رہا ہے، وہ ہے غیر تربیت یافتہ ڈرائیورز کی تعداد میں اضافہ۔ بہت سے لوگ بغیر لائسنس کے گاڑیاں چلا رہے ہیں اور انھیں ٹریفک قوانین کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ شہر میں ٹریفک پولیس کی تعداد بھی ناکافی ہے، جس کی وجہ سے قانون کی خلاف ورزی کرنے

والوں پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔
ٹریفک حادثات کے علاوہ، شہر میں پارکنگ کا مسئلہ بھی بہت سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ گاڑیاں سڑکوں کے کنارے پارک کی جاتی ہیں جس سے ٹریفک کی روانی میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، پیدل چلنے والوں کے لیے بھی مشکلات پیدا ہوتی ہیں کیوں کہ فٹ پاتھ پر گاڑیاں پارک کی جاتی ہیں۔
ان مسائل کا حل ضروری ہے تاکہ ہم اپنے شہر کو ایک محفوظ اور بہتر جگہ بنا سکیں۔ میری تجویز ہے کہ ٹریفک قوانین پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے اور ٹریفک پولیس کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ، ڈرائیونگ لائسنس کے اجرا کے عمل کو بھی سخت کیا جائے تاکہ صرف تربیت یافتہ ڈرائیور ہی سڑکوں پر آئیں۔ پارکنگ کے مسئلے کے حل کے لیے مخصوص پارکنگ ایریا بنائے جائیں اور لوگوں کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ وہ گاڑیاں صحیح جگہ پر پارک کریں۔ ساتھ ہی ساتھ، سڑکوں کی حالت بہتر بنائی جائے اور ٹریفک سگنلز کو جدید بنایا جائے تاکہ حادثات کی شرح کم ہو سکے۔
امید ہے کہ آپ میرے خط کو شائع کریں گے تاکہ متعلقہ حکام اور عوام کی توجہ ان مسائل کی طرف مبذول ہو اور ہم مل کر ان کا حل نکال سکیں۔ والسلام!

مخلص

الف، ب، ج

**۱۰۔ اخبار کے مدیر کے نام، ہم نصابی سرگرمیوں کے بارے میں**

امتحانی مرکز

۲۰/دسمبر ۲۰۲۴ء

محترم مدیر! روزنامہ "دنیا"، لاہور

السلام علیکم!

میں آپ کے اخبار کا باقاعدہ قاری ہوں اور آپ کے اخبار میں شائع ہونے والے مضامین سے بہت متاثر ہوں۔ آج میں آپ کی خدمت میں ایک اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں، جو کہ ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت سے متعلق ہے۔ یہ سرگرمیاں نہ صرف تعلیمی اداروں کی بلکہ طلبہ کی انفرادی ترقی کے لیے بھی انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔
ہم نصابی سرگرمیوں کا مقصد صرف وقت گزاری یا تفریح نہیں ہوتا بلکہ یہ طالب علموں کی شخصیت کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تعلیمی نصاب کے ساتھ ساتھ یہ سرگرمیاں طالب علموں کو زندگی کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کراتی ہیں اور ان کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
شعر و شاعری ایک ایسی سرگرمی ہے جو طالب علموں کو زبان و بیان کی خوبصورتی سے متعارف کراتی ہے۔ شعر گوئی اور شاعری کے ذریعے طالب علم اپنے جذبات، خیالات اور احساسات کو خوب صورتی کے ساتھ پیش کرنا سیکھتے ہیں۔ بزم ادب ایک ایسی محفل ہوتی ہے جہاں طالب علم مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ان کی تنقیدی سوچ اور تجزیاتی صلاحیتوں میں بھی نکھار آتا ہے۔ تقریریں اور مباحثے طالب علموں کے اعتماد اور بولنے کی صلاحیتوں کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے طالب علموں کو مختلف موضوعات پر اپنی رائے کا اظہار کرنے کا موقع ملتا ہے۔
ہم نصابی سرگرمیاں طالب علموں کی سماجی اور اخلاقی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے طالب علم مختلف لوگوں سے ملتے ہیں، ان کے ساتھ کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خیالات اور نظریات کا احترام کرنا سیکھتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں انہیں ایک بہتر شہری بننے کی تربیت دیتی ہیں اور معاشرتی مسائل کے حل میں ان کی شمولیت کو یقینی بناتی ہیں۔
مزید برآں، ہم نصابی سرگرمیاں طالب علموں کی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارتی ہیں۔ ان کے ذریعے طالب علم مختلف فنون لطیفہ میں دلچسپی لیتے ہیں اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بہتر بناتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں ان کے ذہنی تناؤ کو کم کرتی ہیں اور ان کی ذہنی صحت کو بہتر بناتی ہیں۔
محترم مدیر صاحب، آج کے جدید دور میں جہاں تعلیم کا مقصد صرف کتابی علم حاصل کرنا نہیں رہا، وہیں ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ یہ سرگرمیاں طالب علموں کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور انھیں مستقبل کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ لہٰذا، تعلیمی اداروں میں ان سرگرمیوں کو فروغ دینے اور ان کی اہمیت کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔
امید ہے کہ آپ میری ان گزارشات پر غور فرمائیں گے اور انھیں اپنے موقر روزنامے میں جگہ دیں گے۔ والسلام!

آپ کا مخلص

الف، ب، ج

۱۱۔ دوست کے نام، کھیلوں کی اہمیت کے بارے میں

امتحانی مرکز

۲۴/اپریل ۲۰۲۴ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

امید ہے کہ تم خیریت سے ہو گے اور زندگی کے ہر پہلو میں خوش حال ہو گے۔ مجھے تمھاری نصابی کامیابیوں کی خبریں ملتی رہتی ہیں اور میں انھیں سن کر بہت خوش ہوتا ہوں۔ میں اکثر تمھارے لیے دنیا و آخرت کے ہر امتحان میں کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن آج میں تمھیں کھیلوں کی اہمیت کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں جو ایک صحت مند زندگی کے لیے بہت ضروری ہیں۔

کھیل صرف تفریح کا ذریعہ نہیں ہیں، بلکہ یہ ہماری زندگی میں کئی اہم فوائد بھی فراہم کرتے ہیں۔ سب سے پہلے تو کھیل جسمانی صحت کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ باقاعدہ کھیلوں میں حصہ لینے سے جسمانی طاقت، لچک اور برداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، کھیل دل کی صحت کو بہتر بناتے ہیں، وزن کو کنٹرول میں رکھتے ہیں اور مختلف بیماریوں سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

کھیلوں کا دوسرا بڑا فائدہ ذہنی صحت پر ہوتا ہے۔ جب ہم کھیلتے ہیں تو ہمارا ذہنی تناؤ اور دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ کھیلوں میں حصہ لینے سے دماغی کارکردگی بہتر ہوتی ہے اور ہم اپنے کاموں پر زیادہ توجہ مرکوز کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، کھیل ہمیں مثبت سوچنے اور اپنی زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

کھیلوں کا ایک اور اہم پہلو سماجی تعلقات کو مضبوط کرنا ہے۔ کھیل ہمیں ٹیم ورک، اشتراک اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا سبق دیتے ہیں۔ جب ہم ٹیم کا حصہ بنتے ہیں تو ہمیں دوسروں کے خیالات کو سمجھنے اور ان کا احترام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح ہم نئے دوست بناتے ہیں اور اپنی سماجی زندگی کو بہتر بناتے ہیں۔

کھیلوں کے ذریعے ہم اپنی شخصیت کو بھی نکھار سکتے ہیں۔ کھیل ہمیں صبر، حوصلہ اور محنت کا سبق دیتے ہیں۔ جب ہم کسی کھیل میں کامیابی حاصل کرتے ہیں تو ہماری خود اعتمادی بڑھتی ہے اور ہم اپنی زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آج کے دور میں جب زیادہ تر لوگ کمپیوٹر اور موبائل پر وقت گزارتے ہیں، کھیلوں کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ کچھ وقت کھیلوں کے لیے مخصوص کریں تاکہ ہم صحت مند اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔

مجھے یقین ہے کہ تم بھی کھیلوں کی اہمیت کو سمجھو گے اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں انھیں شامل کرو گے۔ مجھے تمھارے خیالات جاننے کا انتظار رہے گا۔

والسلام!

تمھارا دوست

الف، ب، ج

۱۲۔ بڑے بھائی کے نام، حادثہ دیکھنے کے حال کے بارے میں

امتحانی مرکز

۰۲/اکتوبر ۲۰۲۴ء

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر کام میں کامیاب ہوں گے۔ میں یہاں بالکل ٹھیک ہوں اور اپنے معمولاتِ زندگی میں مصروف ہوں۔ آج آپ کو ایک افسوس ناک واقعہ کے بارے میں بتانے کے لیے یہ خط لکھ رہا ہوں جو چند دن پہلے میرے سامنے پیش آیا۔

کل دوپہر میں کالج سے واپس آ رہا تھا کہ راستے میں ایک بھیانک حادثہ دیکھنے کو ملا۔ ایک تیز رفتار کار اور ایک موٹر سائیکل کے درمیان ٹکر ہو گئی۔ یہ منظر واقعی بہت دل دہلا دینے والا تھا۔ موٹر سائیکل سوار جوان شخص موقع ہی پر بے ہوش ہو گیا اور اسے کافی چوٹیں آئیں۔ کار کا ڈرائیور بھی زخمی ہوا لیکن اس کی حالت قدرے بہتر تھی۔

حادثے کی وجہ غالباً کار کی تیز رفتاری اور لاپرواہی تھی۔ جس سڑک پر یہ حادثہ ہوا وہ ویسے ہی بہت مصروف رہتی ہے اور وہاں اکثر ایسے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ موقع پر موجود لوگوں نے فوراً ایمبولینس اور پولیس کو اطلاع دی۔ جلد ہی ایمبولینس وہاں پہنچ گئی اور زخمیوں کو اسپتال منتقل کیا۔ یہ حادثہ دیکھ کر مجھے بہت

دکھ ہوا اور ایک لمحے کے لیے میں نے اپنے آپ کو ان کے حال میں محسوس کیا۔ اس واقعہ نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ زندگی کتنی غیر متوقع ہو سکتی ہے اور ہمیں ہر وقت محتاط رہنا چاہیے، خاص طور پر جب ہم سڑک پر ہوں۔ شاعر نے خوب کہا ہے:

وقت کرتا ہے پرورش برسوں
حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

بھائی جان، اس واقعے نے مجھے ٹریفک قوانین کی اہمیت اور سڑک پر احتیاط برتنے کی ضرورت کو سمجھایا ہے۔ ہمیں ہمیشہ گاڑی چلانے میں محتاط رہنا چاہیے اور ٹریفک قوانین کی پابندی کرنی چاہیے تاکہ ہم اپنی اور دوسروں کی جان کو محفوظ رکھ سکیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ بھی اس واقعے سے کچھ سبق لیں گے اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بھی احتیاط برتنے کی تلقین کریں گے۔ زندگی بہت قیمتی ہے اور ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اور ہمارے پیارے محفوظ رہیں۔

آپ اپنی دعا میں مجھے یاد رکھیں اور سب گھر والوں کو میرا سلام کہیں۔ خط کے جواب کا انتظار رہے گا، والسلام!

آپ کا بھائی
الف، ب، ج

### ۱۳۔ استاد کے نام، تعلیم و تربیت کے لیے شکر گزاری کا اظہار

امتحانی مرکز
۱۲/ جنوری ۲۰۲۴ء

پیارے دوست!

السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں اس خط کے ذریعے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی محنت اور لگن کے بغیر میں آج جس مقام پر ہوں، شاید کبھی نہ پہنچ پاتا۔

استاد محترم! آپ نے نہ صرف مجھے نصابی تعلیم دی بلکہ زندگی کے اہم اصول بھی سکھائے۔ آپ نے ہمیشہ ہمیں سچائی، ایمان داری اور محنت کا درس دیا۔ آپ کی تربیت نے مجھے ایک بہتر انسان بننے میں مدد دی ہے اور میرے اندر خود اعتمادی پیدا کی ہے۔ آپ کی کلاس میں گزرے ہوئے وقت نے میرے خیالات اور نظریات کو وسعت دی ہے۔ آپ نے ہمیں یہ بھی سکھایا کہ علم کی روشنی ہر اندھیرے کو مٹا سکتی ہے۔ آپ کی دی گئی تعلیم نے میرے ذہن کو منور کیا اور مجھے زندگی کی مشکلات کا سامنا کرنے کے قابل بنایا۔

آپ نے ہمیشہ ہمیں اخلاقیات کی اہمیت سمجھائی اور ہمیں یہ بتایا کہ زندگی میں کامیابی صرف تعلیمی میدان میں نہیں بلکہ عملی زندگی میں بھی ہونی چاہیے۔ آپ نے ہمیں سکھایا کہ ہمیں ہمیشہ دوسروں کے ساتھ انصاف اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ آپ کی نصیحتیں اور رہنمائی ہمیشہ میرے لیے مشعل راہ رہیں گی۔ آپ کی دی گئی تعلیمات نے میرے اندر ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا ہے۔ آپ نے ہمیں یہ سکھایا کہ محنت کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا اور ہمیں ہمیشہ اپنے مقصد کے حصول کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔ آپ کی یہ تعلیمات میری زندگی کا حصہ بن چکی ہیں اور میں ہمیشہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

آپ نے ہمیں یہ بھی سکھایا کہ ہمیں اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ آپ کی مثال نے ہمیں یہ دکھایا کہ ایک اچھا استاد کس طرح اپنے طلبہ کی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکتا ہے۔ آپ کی محنت، لگن اور محبت نے ہمیں ہمیشہ آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا ہے۔

آخر میں، میں ایک بار پھر آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے جس محنت اور لگن سے ہمیں پڑھایا ہے، اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت، خوشی اور لمبی عمر عطا فرمائے تاکہ آپ مزید طلبہ کی رہنمائی کر سکیں اور ان کی زندگی میں بھی روشنی بھر سکیں۔

آپ کی تعلیمات اور نصیحتیں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی اور میں انھیں اپنی زندگی کا حصہ بنائے رکھوں گا۔ آپ کی دعاؤں کا طلب گار، میں ہمیشہ آپ کا شکر گزار رہوں گا، والسلام!

آپ کا شاگرد
الف، ب، ج

استعمال کریں۔ اگر ماحول کی تبدیلی موجودہ رفتار سے جاری رہی تو زیادہ امکان یہی ہے کہ آنے والی نسلوں کے لیے تباہ و برباد شدہ ماحولیاتی نظام ہی باقی رہ جائے گا۔

۹

قدرت نے نواب محسن الملک کو بہت سی خوبیاں عطا کی تھیں۔ وجاہت، ذہانت، خوش بیانی اور فیاضی ان کی ایسی عام اور ممتاز صفات تھیں کہ ایک راہ چلتا بھی چند منٹ کی بات چیت میں معلوم کر لیتا تھا۔ خطاب یا نام اٹکل سے رکھ دیے جاتے ہیں۔ مسمّٰی کی خصوصیات کا ان میں مطلق لحاظ نہیں ہوتا۔ نام رکھتے وقت تو ممکن ہی نہیں۔ عطائے خطاب کے وقت بھی اس کا لحاظ نہیں کیا جاتا لیکن محسن الملک کا خطاب ان کے لیے بہت ہی موزوں نکلا۔ ان میں پارس پتھر کی خاصیت تھی۔ کوئی ہو کہیں کا ہو، اُن سے چھوا نہیں اور کندن کا ہوا نہیں۔ اگر کسی نے سلام بھی کر لیا تو ان پر اس کا بار رہتا تھا اور جب تک اس کا معاوضہ نہ کر لیتے انھیں چین نہ آتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دشمن کو بھی نہ بھولتے تھے اور یہ میں ذاتی علم سے کہتا ہوں کہ وہ بھی ان کے زیر بارِ منت تھے۔

۱۰

زبان کا صحیح استعمال اور محاوروں کے برتنے کا سلیقہ ان کا خاندانی وصف ہے جو اپنی پوری رچاوٹ اور ایک نئے توازن کے ساتھ ان کی نثر میں آ گیا ہے۔ شاہد احمد دہلوی کی نثر میں دلی کا وہ سارا بانکپن موجود ہے جو الگ الگ ڈپٹی نذیر احمد اور محمد حسین آزاد کے ہاں ملتا ہے۔ آزاد کی نثر میں استعاروں کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔ وہ ایک بات کو کئی کئی استعاروں کے ذریعے ادا کرتے ہیں اور ان کی عبارت رنگین اور تخیّل کے زور سے شوخ اور شگفتہ ہو جاتی ہے۔ نذیر احمد محاوروں کو خوب خوب استعمال کرتے ہیں۔ شاہد کے ہاں نہ استعاروں کی کثرت ہے نہ محاوروں کی لیکن اس کے باوجود ان دونوں صاحب طرز ادیبوں کی نثر کے امکانات جس نقطے پر ملتے ہیں وہاں سے شاہد احمد دہلوی کی نثر پیدا ہوتی ہے۔

❀❀

## مکتوب نگاری

نثری تحریروں میں خط ایک اہم صنف ہے۔ خط کو ''آدھی ملاقات'' بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ خط کسی کے ساتھ رابطے اور کسی کا حال احوال جاننے کی ایک عمدہ صورت بھی ہے۔ خط مکتوب نگار کے دلی جذبات کا عکاس ہے۔ غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا اور مکتوب نگاری میں کئی جدّتیں پیدا کیں۔ ماضی میں مکتوب نگاری ہماری تہذیب کا خوب صورت اظہاریہ تھا۔ اگرچہ موجودہ دور میں سائنسی ترقی نے انسانوں کے درمیان فاصلے کم کر دیے ہیں اور انٹرنیٹ کی سہولت نے ای میل سمیت پیغام رسانی کے بے شمار جدید طریقے متعارف کرا دیے ہیں تاہم مکتوب نگاری کی ضرورت ختم نہیں ہوئی۔ مکتوب نگاری کے فن میں مہارت حاصل کرنا ہماری عملی اور معاشرتی ضروریات کا تقاضا ہے۔ خط لکھنے والے کو عربی زبان میں مکتوب نگار اور جس شخص کو خط لکھا جائے اسے مکتوب الیہ کہا جاتا ہے۔



CamScanner

خط کوعموماً دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (الف) رسمی خط (ب) غیر رسمی خط

**رسمی خط:** رسمی خطوط وہ خط ہیں جو کسی اجنبی یا صاحبِ اختیار کو لکھے جاتے ہیں۔ ان خطوط میں مدعا نگاری یا مقصدیت کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ سرکاری اور کاروباری نوعیت کے خطوط کا شمار بھی رسمی خطوط میں ہوتا ہے۔

**غیر رسمی خط:** غیر رسمی خطوط اپنے والدین، عزیزوں اور دوستوں کو لکھے جاتے ہیں۔ ایسے خطوط میں جذبات اور خیالات کے بے ساختہ اظہار سے آدھی ملاقات کا سماں بندھ جاتا ہے۔

## خطوط لکھنے کے لیے چند ہدایات

- ممکن ہو تو خط کے آغاز میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لکھنے کا اہتمام کریں۔
- مکتوب الیہ کے مقام، مرتبہ اور عمر کو مدنظر رکھ کر خط کی عبارت تحریر کی جائے۔
- خط زیادہ تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا لہٰذا مختصر اور جامع انداز اختیار کیا جائے۔
- خط لکھنے کا مقام اور تاریخ صفحے کے اوپر انتہائی دائیں جانب درج کی جاتی ہے۔
- القاب و آداب، علامتِ ندائیہ/ فجائیہ کے ساتھ صفحے کے درمیان میں لکھے جاتے ہیں۔
- القاب و آداب کے بعد نفسِ مضمون تحریر میں لایا جاتا ہے۔
- نفسِ مضمون کا اختتام دعا، اظہارِ تشکر یا جذبۂ خیر سگالی سے کیا جاتا ہے۔
- نفسِ مضمون کے بعد صفحے کے بائیں جانب مکتوب نگار کا نام لکھا جاتا ہے۔
- امتحان میں جوابی کاپی پر نام اور پتا لکھنے کی ممانعت کے سبب ان کی جگہ حروفِ ابجد یا رول نمبر لکھے جاتے ہیں۔
- بے تکلفی، بے ساختگی اور سادگی اچھے خط کی خصوصیات ہیں۔

❁

## خط کے اجزا

(۱) مقامِ روانگی (۲) اندراجِ تاریخ (۳) القاب
(۴) آداب و تسلیمات (۵) نفسِ مضمون (۶) اختتامی کلمات
(۷) مکتوب نگار کا نام اور پتا (۸) مکتوب الیہ کا نام اور پتا

❁



CamScanner

## نمونے کے چند خطوط

### ❶ دوست کے نام

(امتحان میں کامیابی کا ذکر کرنا)

امتحانی مرکز ] خط لکھنے والے کا پتا

۱۵/ اگست ___ ۲۰ء ] تاریخ، مہینا اور سن عیسوی

نفس مضمون

پیارے دوست کاشف! ] آداب والقاب

السلام علیکم! میں یہاں خیریت سے ہوں اور امید ہے آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی گیارھویں جماعت کے سالانہ امتحان میں کالج بھر میں اوّل پوزیشن آئی ہے۔ میری طرف سے دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کی محنت، آپ کے والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کی دعاؤں سے رنگ لے آئی ہے۔ یقین کریں کہ مجھ سمیت تمام دوست احباب اور عزیز و اقارب آپ کی اس عظیم کامیابی سے بہت خوش ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم میٹرک میں اکٹھے پڑھتے تھے، اس وقت بھی آپ بہت محنتی تھے۔ ہمیں آپ کی شبانہ روز محنت پر رشک آتا تھا۔ تمام اساتذہ آپ کی تعریف کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُس وقت بھی آپ نے میٹرک کے امتحان میں ضلع کی سطح پر بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔

دوست! مجھے نہایت خوشی ہے کہ آپ نے مسلسل محنت کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے اور میری دعا ہے کہ اسی طرح محنت کرتے رہیں اور کامیابی کی سیڑھیاں چڑھتے رہیں۔ ہم سب دوست بھی ان شاء اللہ آپ کی طرح محنت کریں گے اور امتیازی کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

میری طرف سے ایک بار پھر مبارک باد قبول کریں، والسلام! ] حرفِ آخر (سلام و دعا)

آپ کا مخلص ] اختتام

نام و پتا: الف، ب، ج ] خط لکھنے والے کا نام

### ❷ چھوٹے بھائی کے نام

(ہم نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کے لیے)

امتحانی مرکز

۲۰/مئی ___ ۲۰ء

پیارے بھائی!

السلام علیکم! کل آپ کا خط موصول ہوا۔ خوش خبری پڑھ کر میرا دل خوش ہوا اور سر فخر سے بلند ہوگیا۔ اس خط میں آپ نے اپنی

جماعت میں اپنے اوّل آنے کی نوید سنائی ہے۔ مجھے آپ سے یہی امید تھی اور یقین تھا کہ آپ میری اُمیدوں پر ہمیشہ پورا اتریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کامیابیوں سے نوازے!

بھائی! آپ کی نصابی کارکردگی تو ہمیشہ ہی قابلِ ستائش رہی ہے اور تمام اساتذہ آپ سے مطمئن رہے ہیں مگر میرا مشورہ ہے کہ آپ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی دلچسپی لیں۔ آپ کا اس سے جسم تندرست و توانا اور چاق چوبند رہے گا۔ ایک صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ پایا جاتا ہے۔ اگر ایک انسان اپنے جسم کو تندرست و توانا رکھتا ہے تو یقیناً اس کی ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے جب کہ جسم کی تندرستی کھیلوں سے ممکن ہے۔ آپ کے کالج میں ہر سال کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں، ان میں بھرپور شرکت کیا کریں۔ اس کے علاوہ تحریری و تقریری ادبی مقابلہ جات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ ان تمام سرگرمیوں کے لیے وقت نکالیں اور محض ایک کتابی کیڑا بن کر نہ رہ جائیں۔ میری نصیحت پر عمل کرنے سے آپ چست و توانا رہیں گے اور شخصیت میں اعتماد پیدا ہوگا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اعتماد کسی شخصیت کے اوصاف میں سب سے بڑی صفت ہے۔ ہر وقت پڑھتے لکھتے رہنے سے مزاج خشک ہو کر رہ جاتا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے اور آپ اپنی شبانہ روز محنت سے بڑا آدمی بننا چاہتے ہیں مگر بڑا آدمی ہمہ اوصاف کا حامل ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ آپ نصابی اور ہم نصابی دونوں طرح کی سرگرمیاں اپنائیں۔ ایک مخصوص وقت مقرر کرنے کی صورت میں ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی حصّہ لیا جا سکتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ ان ہدایات پر عمل کر کے دونوں میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوائیں گے۔ اپنا خیال رکھیں، والسلام!

آپ کی باجی
الف، ب، ج

❸ دوست کے نام
(زندگی کے نصب العین کے متعلق)

امتحانی مرکز
۱۸/ مارچ ___ ۲۰ء

پیارے دوست ماجد!

السلام علیکم! کل آپ کا خط موصول ہوا، بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے میڈیکل کالج میں داخلے کے بعد بھی مجھے یاد رکھا۔ آپ نے مجھ سے میرے نصب العین کے بارے میں دریافت کیا ہے۔ میں چاہوں گا کہ آپ کے سوال کا جواب تفصیلاً دوں۔ ماجد! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مجھے بچپن ہی سے معلّم بننے کا بہت شوق تھا اور میں ہمیشہ سے آرزو رکھتا تھا کہ ایک معلّم کی حیثیت سے ملک و قوم کی خدمت کروں۔ یہ بات سچ ہے کہ انسان کی دلچسپی جس پیشے میں زیادہ ہو وہ اسی پیشے سے انصاف کر سکتا ہے۔ میری اس پیشے میں بڑی دلچسپی کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے زندگی کے تمام شعبوں پر فضیلت رکھنے کے باوجود معلّم ہونے پر فخر کیا۔ میں سوچتا ہوں

کہ معلّم بن کر جب میری طرف سے میرے کسی دوسرے مسلمان بھائی کے علم میں اضافہ ہوگا تو مجھے بے پناہ ثواب ہوگا اور یوں سنّت پر عمل پیرا ہونا میری خوش نصیبی ہوگی۔

پیارے دوست! میرے اس مقصدِ حیات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میرے والدین کا تعلق بھی درس و تدریس سے ہے۔ میں نے بچپن سے لے کر اب تک گھر میں ایک ادبی، تعلیمی اور تدریسی ماحول دیکھا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ جب بھی دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں تو میرے حق میں لازمی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام نیک خواہشات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میں اپنے نصب العین کے مطابق زندگی بسر کر سکوں۔ آپ کے تمام اہلِ خانہ کو میری طرف سے سلام!

آپ کا دوست

الف، ب، ج

## ۳ چچا کے نام

(تحفہ ملنے پر شکریہ ادا کرنے کے لیے)

امتحانی مرکز

۲۵ر دسمبر ـــــ ۲۰ء

پیارے چچا جان!

السلام علیکم! کل آپ کا پیار بھرا خط اور میرا تحفہ موصول ہوا۔ مجھے اس بات کا اندازہ تھا کہ آپ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی میری سالگرہ کا تحفہ خریدنا نہیں بھولیں گے۔ میرے اس یقین کے پیچھے آپ کی مجھ سے بے پناہ محبت ہے۔ مجھے اس بات کا ہرگز اندازہ نہ تھا کہ میرا تحفہ میری خواہش کے عین مطابق ہوگا، اس قدر بیش قیمت ہوگا اور اتنا خوب صورت ہوگا۔

چچا جان! آپ نے مجھے گھڑی کا تحفہ دے کر تو جیسے مجھے خرید ہی لیا ہے۔ سچ پوچھیے تو میں نے ایک ہفتہ پہلے ایسی ہی گھڑی ایک بڑی دکان پر دیکھی تھی مگر اتنی مہنگی تھی کہ میں ضرورت کے باوجود اسے خرید نہ سکی اور حسرت سے دیکھتی رہ گئی۔ میرے امتحان میں ابھی چند روز باقی ہیں۔ میں روزانہ اس گھڑی کو کلائی پر سجا کر امتحان دینے جایا کروں گی۔ ان شاءاللہ اس کی بدولت پورے وقت کے حساب سے پرچہ حل کیا کروں گی اور اپنے تمام کاموں کو وقت پر بخوبی انجام دیا کروں گی۔ یہ گھڑی محض ایک تحفہ ہی نہیں ہے بلکہ وقت کی پابندی کا ایک درس بھی ہے۔ یہ اس قدر جاذبِ نظر ہے کہ میرے تمام ملبوسات کے ساتھ جچے گی۔ میں نے جب یہ گھڑی اپنی سہیلیوں کو دکھائی تو انھوں نے بھی اس کی بہت تعریف کی اور آپ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرنے کو کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے گا کہ آپ میری مسکراہٹوں کا باعث بنے۔ میں آپ کے دیے گئے تمام تحائف کی طرح اسے بھی سنبھال کر رکھوں گی اور اسے دیکھ دیکھ کر آپ کو دل سے دعائیں دیتی رہوں گی۔ چچی جان کو میرا سلام!

آپ کی بھتیجی

الف، ب، ج

## ۵ والد صاحب کے نام
(تفریحی مقام کی سیر کا حال بیان کرنے کے لیے)

امتحانی مرکز
۰۹ رنومبر ___ ۲۰ء

پیارے ابّو جان!

السلام علیکم! اُمید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور گھر میں بھی سب لوگ اللہ کے فضل سے حفظ و امان میں ہوں گے۔ مجھے سیر سے واپس آئے دو دن ہو چکے ہیں۔ میں صحت کی خرابی اور تھکن کی وجہ سے خط لکھنے سے قاصر تھا، جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ مری کے پہاڑی علاقوں کی آب و ہوا ہمارے علاقوں سے مختلف ہوتی ہے۔ میرا جسم اس آب و ہوا کو برداشت نہ کر سکا جس کی وجہ سے مجھے زکام اور بخار نے آ گھیرا۔ بہر حال میں نے واپس آتے ہیں دوا لے لی اور کچھ دیر آرام کے بعد تندرست ہو گیا اور آپ کو خط لکھنا شروع کیا۔

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ہمارے کالج کی طرف سے ایک تفریحی مقام کی سیر کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس تفریحی سیر کا مرکز مری کی وادی اور اس کا قرب و جوار طے پایا۔ ہمارے تمام اساتذہ نے مل کر سارا نظام الاوقات بنایا، بسوں کا انتظام کیا اور ۱۸ مئی کو صبح ۳۰ : ۰۹ بجے روانگی کا وقت مقرر کیا۔ مقررہ تاریخ کو صبح ۹ بجے تک تمام طلبہ کے کالج میں جمع ہو گئے اور صبح ۳۰ : ۰۹ بجے ہم سب سفر کے لیے روانہ ہو گئے۔ سفر چار گھنٹے کا تھا۔ میں نے اور میرے تمام دوستوں نے خوب مزے کیے۔ راستے میں ایک مسجد کے سامنے نمازِ ظہر ادا کرنے کے لیے بس روکی گئی۔ ہم سب نے باوضو ہو کر نماز ادا کی۔ مسجد کے قریب ہی ایک ڈھابا تھا۔ طلبہ نے وہاں سے گرما گرم پکوڑے، سموسے اور کھانے پینے کی دوسری چیزیں خریدیں اور ان سے لطف اندوز ہوئے۔ کچھ دیر رکنے کے بعد بس دوبارہ منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہوئی اور دو اڑھائی گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم مری پہنچ گئے۔ سب سے پہلے ہمیں مری کی مال روڈ کی سیر کا موقع میسّر آیا۔ مال روڈ کی دکانوں سے میں نے آپ کے اور امّی جان کے لیے خشک میوہ جات کے ساتھ ساتھ اور بہت سی چیزیں خریدیں جو میں گھر آتے ہوئے ساتھ لاؤں گا۔ مال روڈ کے بعد ہم نے مری کی معروف سڑکوں کی سیر کی۔ اس کے علاوہ ہم گھوڑا گلی، چھانگلہ گلی اور نتھیا گلی بھی گئے۔ یہاں کا دل کش ٹھنڈا موسم مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ مری میں ہمارا قیام مال روڈ کے کنارے ایک خوب صورت ہوٹل میں تھا۔ رات دیر تک سیاحوں کی وجہ سے چہل پہل کا سماں رہا۔ جب ہم سیر سپاٹے سے تھک گئے تو ہوٹل کا رخ کیا۔ ایک رات آرام کے لیے ہوٹل کے چند کمرے کرایے پر لیے گئے تھے۔ باقی دوستوں کی طرح میں بھی تھکاوٹ سے چُور اپنے کمرے میں جاتے ہی لیٹ گیا اور صبح کہیں جا کے میری آنکھ کھلی۔ تمام طلبہ نے اپنے ساتھ آئے ہوئے اساتذہ کے ہمراہ ناشتا کیا۔ گیارہ بجے تک مزید سیر کا وقت مختص تھا۔ وقتِ مقرر پر تمام لوگ ہوٹل میں اکٹھے ہوئے اور اپنا اپنا سامان باندھ کر واپسی کے لیے دوبارہ بس سوار ہو گئے۔ اس سفر میں ہمیں اپنے اساتذہ کی قربت بھی نصیب رہی اور تفریح کا موقع بھی میسر آیا۔ مجھے یہ تفریحی دورہ ہمیشہ یاد رہے گا۔

آپ اپنا خیال رکھیے گا۔ میری طرف سے چھوٹے بھائی کو پیار اور امّی جان کو سلام!

آپ کا بیٹا
الف، ب، ج

## ٦ دوست کے نام

(دوست کی والدہ کی وفات پر اظہارِ تعزیت کے لیے)

امتحانی مرکز

۱۱رفروری ___۲۰ء

پیارے علی احمد!

السلام علیکم!

کل آپ کا خط موصول ہوا جسے پڑھ کر آپ کی والدہ کی وفات کی افسوس ناک خبر کا پتا چلا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ عزیز دوست! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔'' یہ دنیا فانی ہے۔ جو یہاں آیا، اُس کا اپنے رب کے پاس جانا اٹل ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

موت سے کس کو رستگاری ہے    آج وہ، کل ہماری باری ہے

لیکن کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں کہ جن سے ہماری پوری زندگی وابستہ ہوتی ہے۔ ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان کے بغیر جی نہیں سکتے۔ ماں ایک ایسا ہی سچّا اور کھرا رشتہ ہے جس کی دعائیں ہماری کامیابیوں کی ضمانت ہوتی ہیں:

کامیابی اس لیے چھتی ہے میرے پاؤں میں    کامیابی کی دعائیں مانگتی رہتی ہے ماں

مگر ہم اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظام کو بھی کسی صورت جھٹلا نہیں سکتے۔ ہر مخلوق کو ایک نہ ایک دن اپنے خالقِ حقیقی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ مائیں بھی ایک دن داغِ مفارقت دے جاتی ہیں۔ آپ کی امّی ایک نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ انھوں نے ہم تمام دوستوں پر ہمیشہ شفقت فرمائی اور ہمیں ہماری ماؤں جیسا ہی پیار دیا۔ وہ نہایت پرہیزگار اور سادگی پسند خاتون تھیں۔ ایک دنیا ان کے حسنِ اخلاق کی مثال دیتی ہے۔ ایسی نیک ہستیوں کا ٹھکانا ہمیشہ جنّت میں ہوتا ہے۔ جانے والے اپنے آپ کو اللہ کی رضا پر ہمیں چھوڑ کے چلے جاتے ہیں لیکن ہمیں صبر سے کام لینا چاہیے، کبھی بھی شکوہ کناں نہیں ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضامند ہونا چاہیے۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کیا کریں اور اپنے بہن بھائیوں کو کبھی ان کی کمی محسوس مت ہونے دیں۔ یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ میں جلد از جلد آپ کے پاس حاضر ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ ماجدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین!

شریکِ غم

الف، ب، ج

## ❼ والد کے نام
(ہاسٹل کی زندگی کے بارے میں)

امتحانی مرکز

یکم جنوری ــــ۲۰ء

پیارے ابّا جان!

السلام علیکم!

اُمید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ کچھ روز قبل میں نے آپ کو مطلع کیا تھا کہ میں خیریت سے ہاسٹل پہنچ گیا ہوں۔ اس کے جوابی خط میں آپ نے مجھے ہدایت دی تھی کہ میں آپ کو ہاسٹل کی زندگی کے معمولات کے متعلق خط کے ذریعے ذرا تفصیل سے بتاؤں۔

ابّا جان! آپ بالکل بے فکر رہیں، میں یہاں بہت محفوظ ہوں۔ ہاسٹل میرے کالج سے پانچ منٹ کی دوری پر ہے۔ ہاسٹل میں تین انچارج مخصوص کیے گئے ہیں۔ مجھے جو کمرہ دیا گیا ہے، اس میں میرے ساتھ دو اور ساتھی طلبہ بھی رہتے ہیں۔ ہاسٹل کی فیس میں کھانے پینے کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ کھانا معیاری ہے اور ہمیشہ وقت پر دیا جاتا ہے۔ رات کے وقت ہاسٹل سے باہر جانے پر سخت پابندی ہے۔ باہر جانے کے لیے اجازت نامہ جمع کروایا جاتا ہے اور صرف ایمر جنسی کی صورت میں ہی منظور کیا جاتا ہے۔ ہمارے آنے جانے پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے۔ ہاسٹل کی انتظامیہ نے جو قواعد وضوابط کی ایک کاپی ہم سب کو داخلے کے دوران میں دی تھی، ان قواعد و ضوابط کے مطابق ہر طالب علم کو اپنا ٹائم ٹیبل بنانا پڑتا ہے۔ ہاسٹل میں ابتدائی طبی امداد کی سہولیات بھی میسّر ہیں۔ اگر چہ یہاں ہمیں کچھ پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن یہ سب ہماری بھلائی کے لیے ہے۔ ہم تمام دوست چوں کہ سارا دن اکٹھے رہتے ہیں اس لیے باہمی تعلقات مضبوط اور دوستی گہری ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہاسٹل گھر کی جگہ نہیں لے سکتا مگر ہمارے ہاسٹل میں گھر جیسا ہی ماحول ہے۔ بس آپ کی اور امّی جان کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس مہینے کے آخر میں موسمِ بہار کی چھٹیاں ہو رہی ہیں، ان شاء اللہ میں گھر کا چکر لگاؤں گا اور آپ کو ہاسٹل اور تعلیمی زندگی کے بارے میں مزید عرض کروں گا۔ اب اجازت چاہتا ہوں، گھر میں سب کو سلام!

آپ کا بیٹا

الف، ب، ج

❀

## ۸ دوست کے نام
(امتحان میں ناکامی پر تسلّی دینے کے لیے)

امتحانی مرکز

۳۰/جون ___ ۲۰ء

پیاری سہیلی!

السلام علیکم!

پچھلے ہفتے ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کے گزٹ میں سالِ اوّل کا رزلٹ دیکھنے کا موقع ملا۔ میں تمھارا نتیجہ دیکھ کر بہت پریشان ہوئی کہ تم فیل ہوگئی ہو۔ اردو اور انگریزی کے مضامین میں تمھاری اتنی ناقص کارکردگی ہوگی، یہ میرے تصوّر میں بھی نہیں تھا۔ مجھے بہت دکھ ہوا کہ میری سہیلی جو اس قدر قابل اور ذہین تھی، آخر کیا ہوا کہ ناکامی سے دوچار ہوگئی۔ میں بچپن سے تمھیں جانتی ہوں کہ تم نے ہمیشہ محنت کی ہے اور ہر چیلنج قبول کیا ہے اور ہر طرح کی مشکل کا سامنا کیا ہے۔ یقین کرو اتنا دکھ شاید تمھیں بھی نہیں ہوا ہوگا جتنا اس صورتِ حال نے مجھے دکھی کیا ہے لیکن کوئی بات نہیں، شاعر نے ایسی ہی صورتِ حال کے پیشِ نظر کہا تھا:

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثلِ برق　　وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

میں نے اپنے طور پر اس ناکامی کے اسباب کو جاننے کی کوشش کی ہے اور اس نتیجے پر پہنچی ہوں یہ سب کرونا وبا کا کیا دھرا ہے۔ ساری دنیا اس مہلک وبا کی لپیٹ میں آئی ہوئی تھی۔ پاکستان میں بھی سکول اور کالج مکمل طور پر بند کر دیے گئے تھے اور جب تعلیمی عمل شروع ہوا تو طلبہ کے سامنے سمارٹ سلیبس تھا۔ ان حالات کا سب سے زیادہ اثر تمھارے جیسی ذہین اور حساس طالب علم پر پڑا۔ صرف تمھارا ہی رزلٹ خراب نہیں تھا بلکہ پنجاب بھر کے تعلیمی بورڈز کے نتائج مایوس کن رہے۔

پیاری دوست! انسان ناکامیوں ہی سے سیکھتا ہے اور کامیابیوں کی سیڑھیاں چڑھتا ہے۔ یہ زندگی کی چھوٹی سی ناکامی ہے، بڑی کامیابیاں تمھارا انتظار کر رہی ہیں۔ مجھے یقین کہ تم نئے عزم سے امتحان کی تیاری شروع کرو گی اور ہمیشہ کی طرح اِس دفعہ کے امتحان میں بھی ہم سب کی اُمیدوں پر پورا اترو گی۔

تم ذہین اور قابل ہو، اپنے جذبے کو ہمیشہ ایسے ہی قائم رکھنا تاکہ تم اپنی منزل پا سکو۔ میری دعائیں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہیں، والسلام!

تمھاری مخلص دوست

الف، ب، ج

❁

## ۹ اخبار کے مدیر کے نام

(ٹریفک کے بڑھتے ہوئے حادثات اور دیگر مسائل پر اظہارِ خیال)

لاہور

۳۰/جون ___۲۰ء

محترم افضل علوی صاحب، مدیر روزنامہ ''جنگ''، لاہور

السلام علیکم!

آپ کے ادارے سے شائع ہونے والے اخبار کے توسط سے میں اپنے ہم وطنوں کو روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے اہم مسائل اور ان کے حل سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ قارئین جانتے ہیں کہ آج کل ٹریفک حادثات عروج پر ہیں۔ روزانہ سیکڑوں افراد ٹریفک حادثات کا شکار ہوتے ہیں۔ ڈرائیورز اور عوام کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کی وجہ سے بڑے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تیز رفتاری، بسوں اور ویگنوں پر حد سے زیادہ سواریاں، زائدالمیعاد اور غیر معیاری موٹر گاڑیاں، ٹوٹی پھوٹی سڑکیں اور غیر تربیت یافتہ ڈرائیوروں کے سڑک پر آنے کی وجہ سے ہولناک حادثے جنم لیتے ہیں۔ آج کل کچھ نوجوان ون وہیلنگ کرتے نظر آتے ہیں جس کے خطرناک نتائج روزانہ سننے اور دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ٹریفک حادثات کی ایک اور بڑی وجہ سڑکوں پر جا بجا بنے ہوئے غیر معیاری خودساختہ سپیڈ بریکر اور راستوں میں رکھی ہوئی بلا جواز رکاوٹیں بھی ہیں۔ ٹریفک کے اشاروں سے ناواقفیت اور لاپروائی بھی حادثوں کا سبب بنتی ہے۔

حادثات کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ پرنٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے سے عوام میں ٹریفک قوانین کا شعور بیدار کیا جائے۔ پولیس اور انتظامیہ ان قوانین پر سختی سے عمل درآمد کرائے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے کم عمر بچوں کو موٹر سائیکل یا گاڑی چلانے کی اجازت نہ دیں۔ ون وہیلنگ کرنے والوں اور تیز رفتار گاڑیاں چلانے والوں کو سختی سے روکنا ہوگا۔ حکومتی سطح پر سڑکوں کی حالت کو بہتر بنانے، رکاوٹوں کو دور کرنے، غیر ضروری اور غیر قانونی بنائے گئے سپیڈ بریکر ختم کرنے اور بے ہنگم ٹریفک سے بچنے کے لیے متبادل راستوں کی ضرورت ہے۔ غیر تربیت یافتہ ڈرائیوروں کے لیے ڈرائیونگ اسکول کا انتظام کرنا چاہیے اور لوگوں کی قیمتی زندگیوں کو بچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیے۔ بہتر ہوگا کہ زیبرا کراسنگ اور ٹریفک کے اشاروں کا نظام مؤثر بنایا جائے۔

میں آپ کا نہایت شکر گزار رہوں گا کہ آپ میری گزارشات اپنے مؤقر قومی اخبار میں شائع کر دیں تاکہ بہتری کی صورت سامنے آئے۔ والسلام مع الاکرام!

خیر اندیش

نام و پتا: الف، ب، ج



CamScanner

## ⑩ اخبار کے مدیر کے نام
### (ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت کے متعلق)

لاہور

۱۲/ اکتوبر ___ ۲۰ء

محترم نظامی صاحب! مدیر روزنامہ "نوائے وقت"، لاہور

السلام علیکم!

جناب! میں سالِ دوم کی طالب علم ہوں۔ آپ کے اخبار کے توسط سے میں ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت اجاگر کرنا چاہتی ہوں۔ ہم نصابی سرگرمیاں طلبہ کو ذہنی اور جسمانی لحاظ سے پُراعتماد بناتی ہیں۔ ادبی سرگرمیاں ہوں یا دیگر علاقائی اور بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلے، ان سے طلبہ کی ذہنی، جسمانی، اخلاقی اور اصلاحی تربیت ضرور ہوتی ہے۔ فنونِ لطیفہ کے مقابلے طلبہ کی جمالیاتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مدد دیتے ہیں۔ کھیلوں کے مقابلے طلبہ کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو نکھارنے کے ساتھ ساتھ انھیں نظم وضبط کا پابند بناتے اور ان میں احساسِ مروّت بھی پیدا کرتے ہیں۔ ان تمام حقائق کے پیشِ نظر تمام تعلیمی اداروں میں ہم نصابی سرگرمیوں کا باقاعدہ اہتمام ہونا چاہیے تاکہ طلبہ کی شخصیت ہر لحاظ سے پُروقار، بااعتماد اور پُرکشش نظر آئے۔ امید ہے کہ آپ میری تجاویز کو اپنے اخبار کے صفحات میں جگہ دیں گے۔ والسلام!

مخلص

الف، ب، ج

❀

### مشقی خطوط کے موضوعات

۱۔ اپنے دوست کو کھیلوں کی اہمیت کے بارے میں

۲۔ بڑے بھائی کو حادثہ دیکھنے کے حال کے بارے میں

۳۔ اپنے استاد کو تعلیم و تربیت کے لیے شکر گزاری کرنے کے لیے

۴۔ دوست کو شعر و ادب کی اہمیت کے بارے میں

۵۔ اخبار کے مدیر کے نام، مہنگائی کے بارے میں

۶۔ اخبار کے مدیر کو بجلی کی بچت کے متعلق

۷۔ چھوٹی بہن کو کمپیوٹر کی افادیت کے بارے میں

۸۔ اخبار کے مدیر کو بڑھتے ہوئے سماجی مسائل کے بارے میں

۹۔ دوست کو اردو زبان کے پسندیدہ استاد کے بارے میں

۱۰۔ دوست کے بھائی کی شادی میں شرکت نہ کرنے پر معذرت

۱۱۔ والدہ صاحبہ کو ان کی بیمار پرسی کے لیے

۱۲۔ دوست کے نام موسمِ بہار کی چھٹیاں کسی تفریحی مقام پر گزارنے کے لیے